خیر الکلام

فی

قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ:۔

ابو السلام محمد صدیق عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیر الکلام
فی
قراءۃ الفاتحۃ خلف الامام

نماز، اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے، اسکے دیدہ و دانستہ ترک کرنے پر کفر لازم آتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی ادائیگی کا بار بار حکم دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے ارکان و واجبات اور سنن کی ادائیگی میں خاص احتیاط کی تاکید فرمائی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ فاتحہ نماز کا رکن ہے۔ اِس کے نہ پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، خواہ فرض نماز ہو یا سُنّت، سری ہو یا جہری، اور نمازی امام ہو، مقتدی ہو، منفرد ہو۔ اِسی بنا پر اہلِ حدیث اپنی نماز میں سورۃ فاتحہ ضرور پڑھتے ہیں۔ اسکے برعکس حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔ چنانچہ اُن کے بعض غیر محقّق علمأ نے اپنے اِس نظریّہ کی حمایت میں کئی ایک رسالے لکھّے ہیں، اُن میں سے ایک رسالہ "اماتتہ الخصام" بھی ہے۔ رسالہ ہٰذا کے مؤلف نے احادیث و آثارِ صحیحہ اور غیر صحیحہ کو غلط معنوں میں پیش کر کے عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

حقیقتِ حال کے اظہار کے لئے اہلِ حدیث علماء نے اِس قسم کے رسالوں کے مدلّل جواب نہایت شرح و بسط سے دیئے ہیں، تاکہ عوام النّاس پر حق اور باطل روشن ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مر

www.KitaboSunnat.com

یہ رسالہ بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اِس میں فاتحہ خلف الامام پر پانچ دلائل دیئے گئے ہیں :۔

پہلی دلیل میں قرآن مجید کی آیت پیش کی گئی ہے۔

دوسری میں مرفوع صحیح سات حدیثیں ہیں۔

تیسری میں مسلک صحابہ کرام ہے۔

چوتھی میں ائمہ کرام کا مسلک ہے۔

پانچویں میں مسلکِ بزرگانِ دین اور محقق علماءِ حنفیہ کے مسلک ہیں۔

آخر میں مولوی محمد شفیع کے رسالہ اِمامتہ الخصام پر تنقید کی گئی ہے۔ اُن کے اعلان کا جواب بھی ہے جو انہوں نے جماعتِ اہلِ حدیث کے سامنے انعامی شکل میں پیش کیا ہے۔

اُمید ہے کہ یہ رسالہ قارئین کے لئے مشعلِ ہدایت ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ

www.KitaboSunnat.com

وما توفیقی الا باللہ

مکتبہ ... 11433 ... ۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلی دلیل

(قرآن مجید سے)

فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۝	پس پڑھو مَاتَيَسَّرَ (جو میسر ہو) قرآن سے۔

(سورۃ مزمل ۔ پارہ ۲۹)

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امام، مقتدی، منفرد، تمام کو نماز میں مَاتَيَسَّرَ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اِس حکم سے ظاہر ہے کہ نماز میں مَاتَيَسَّرَ کا پڑھنا فرض ہے۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ مَاتَيَسَّرَ سے قرآن مجید کی کونسی قرأت مراد ہے؟

بخاری اور مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:۔

"ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شخص مذکور نے نماز ادا کی اور واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۂ سلام پیش کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: "واپس ہو جاؤ، دوبارہ نماز پڑھو، تمہاری نماز ادا نہیں ہوئی" غالباً اس شخص نے تین مرتبہ نماز ادا کی، مگر ہر مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہی جواب ملتا رہا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی دوبارہ ادا کرو۔ آخر کار اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضورؐ! اب آپ ہی بتا دیجئے کہ میں کس طرح نماز ادا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوۃِ	جب تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو
فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ	تو وضو کامل کر پھر قبلہ کی طرف منہ کر
اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ	تکبیر کہہ، پھر پڑھ ما تیسر
ثُمَّ اقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ	قرآن سے، پھر رکوع کر۔
مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ	(الحدیث)

(الحدیث مشکوٰۃ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اِس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شخص مذکور کو جہاں نماز کے احکام اور ارکان بتلائے ہیں، وہاں نماز میں قرآن سے ماتیسر پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے۔ یہی حدیث ابوداؤد میں رفاعہ بن رافعہ سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہ شخص مذکور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

وَاِذَا قُمْتَ فَتَوَجَّهْتَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ -	جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو، تو قبلہ رُو متوجہ ہو۔ پھر تکبیر کہہ۔ پھر پڑھ اُم القرآن
(الحدیث)	(سورۃ فاتحہ)

حضرت ابوہریرہؓ کی پہلی روایت اور حضرت رفاعہ بن رافعہ کی دوسری روایت ہر دو کو جمع کرنے سے ظاہر ہے کہ ماتیسر سے مراد اُم القرآن ہے۔

www.KitaboSunnat.com

سورۃ مزمل کی آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ میں اللہ تعالیٰ نے سبکو ماتیسر پڑھنے کا حکم دیا ہے اور مذکورہ ہر دو حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ ماتیسر سے مراد اُم القرآن یعنی سورۃ فاتحہ ہے۔ اور آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام مقتدی، منفرد، تمام کو سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری دلیل

(احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں)

پہلی حدیث

www.KitaboSunnat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلَاثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِکَ[1] فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا جس شخص نے نماز ادا کی اور اس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی پس وہ نماز ناقص ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے دریافت کیا گیا کہ جب ہم امام کی اقتداء میں نماز پڑھیں تو آپ نے فرمایا کہ

[1] کفایہ شرح ہدایہ ص۳۴۲ میں فی نفسک کا معنی زبان سے آہستہ آہستہ پڑھنے کا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ
بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ
وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ فَاِذَا
قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا
قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَاِذَا
قَالَ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ قَالَ
مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ
ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ
مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

سورۃ فاتحہ کو آہستہ پڑھا کرو، کیونکہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے خود سنا ہے آپ فرماتے
تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے میں
نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان
نماز کو نصف نصف تقسیم کر لیا ہے
اور میرے بندے نے جو مانگا سو پایا
پس جب بندہ کہتا ہے الحمد
للہ رب العلمین اللہ تعالیٰ کہتے
ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف
کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے الرحمن
الرحیم اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے
بندے نے میری ثنا کی ہے اور جب
بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ. قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ باب القراۃ ص۷۸)

اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے۔ اور میرے بندے نے جو مانگا سو پایا۔ پس جب بندہ کہتا ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا سو پایا۔

اس حدیث سے دو طرح پر ثابت ہوتا ہے کہ نمازی امام ہو، یا مقتدی یا منفرد۔ جب تک سورۃ فاتحہ اپنی نماز میں نہیں پڑھے گا۔ اسکی نماز نہیں ہوگی۔

اوّل یہ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ خداج ہے۔ خداج کا لفظ آپ نے تین دفعہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دہرایا ہے اور خداج کا معنی جزء القراۃ میں یوں منقول ہے :۔

خداج کے معنی :۔

قال البخاری فی جزء القراۃ قال ابو عبید اخدجت الناقۃ اذا اسقطت والسقط میت لا ینتفع بہ

امام بخاریؒ اپنی تصنیف جزء القراۃ میں لکھتے ہیں کہ ابو عبید سے فرمایا:۔ اَخْدَجَتِ النَّاقۃ عرب لوگ اُس وقت استعمال کرتے ہیں جب اونٹنی اپنے حمل کو گرا دے اور حمل مُردہ ہو۔ جس سے کسی صورت بھی فائدہ حاصل نہ کیا جا سکے۔

حدیث مذکور کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھے گا اسکی نماز ناقص اور نامتمام ہوگی، جیسے اسقاط شدہ بچہ جو ہر حالت میں غیر مفید ہے۔

اس مفہوم کی مؤید ایک اور روایت بھی ہے جس کو امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ کتاب القراۃ میں روایت کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دُوسری حدیث

کتاب القرأۃ میں، امام بیہقی نے، اپنی سند کے ساتھ، اس روایت کو نقل کیا ہے کہ :۔

عَنْ اَبِی ھریرہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَا یُقْرَءُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ قُلْتُ فَاِنْ کُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ وَ قَالَ اقْرَءْ فِیْ نَفْسِکَ یَا فَارِسِیْ۔	حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز کفایت ہی نہیں کرے گی جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی گئی۔ میں نے کہا: اگر میں امام کی اقتدا میں نماز پڑھوں؟ حضرت ابوہریرہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:۔ اے فارسی! پھر آہستہ پڑھ!

دُوسرے سورۃ فاتحہ کی فرضیت پہلی حدیث سے اس طرح بھی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے سُورۃ فاتحہ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلوٰۃ کہا ہے۔ سورۃ فاتحہ کو صلوٰۃ کہنے کی وجہ یہی ہے کہ سورۃ فاتحہ صلوٰۃ کا ایک بہت بڑا رکن ہے جس کے ترک سے نماز ناقص اور نا تمام رہتی ہے چنانچہ امام نووی حدیث اوّل کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

قَالَ العلماء المراد بالصلوٰۃ ھنا الفاتحۃ سمیت بذالک بانھا لا تصح الا بھا۔	علمائے حدیث نے کہا ہے کہ صلوٰۃ سے مراد اس جگہ سورۃ فاتحہ ہے۔ سورۃ فاتحہ کو صلوٰۃ اِس لئے کہا گیا ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں۔
(جلد ۱۔ صفحہ ۱۷۰)	

اِس حدیث کے متعلق امام بیہقی بھی فرماتے ہیں :۔

وفی ذالک دلالۃ علی کونھا رکنا فیھا حتی سماھا باسمھا ولم یفرق فیھا بین الامام والماموم والمنفرد	اس حدیث میں سورۃ فاتحہ کے نماز میں رکن ہونے کی دلیل ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام صلوٰۃ رکھ دیا ہے۔ امام، مقتدی اور منفرد میں کوئی فرق نہیں بتلایا۔
(کتاب القرأۃ صفحہ ۱۵)	

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

تیسری حدیث

عن عبادة بن الصامت قال كنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم في صلوٰة الفجر فقرأ فثقلت عليه القراءة فلما فرغ قال لعلكم تقرؤن خلف امامكم قلنا نعم يا رسول الله قال لا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب فانه لا صلوٰة لمن لم يقرأ بها وفي رواية لابي داود قال انا اقول مالي اينازع القرآن

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں پڑھ رہے تھے کہ آپ نے تلاوت شروع کی اور آپ پر قرأت بھاری ہوگئی، آپ نے فارغ ہوکر دریافت فرمایا کہ شاید تم بھی اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو، ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ کے سوا میرے پیچھے کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ جس شخص نے سورۃ فاتحہ نماز میں نہ پڑھی اسکی نماز نہیں ہوئی۔ ابوداؤد کی ایک روایت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَیْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ

(مشکوٰۃ)

(باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں کہہ رہا تھا، مجھے کیا ہو گیا ہے کہ قرآن مجھ سے چھینا جا رہا ہے پس تم قرآن نہ پڑھا کرو، جب میں جہری قرأت پڑھوں۔ سوائے سورۃ فاتحہ کے۔

اس حدیث سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیئے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

چوتھی حدیث

عن عبادۃ بن الصامت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ

حضرت عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِمَنْ لَّمْ يَقْرَءْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ

(بیہقی ص۱۰۰)

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اُس کی نماز نہیں ہوئی۔

اِس حدیث میں خلف الامام کا صاف لفظ موجود ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کے پیچھے ضرور سورۃ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

پانچویں حدیث

عن عبادہ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب امام او غیر امام

(کتاب القراۃ للبیہقی ص۱۰۰)

حضرت عبادہ بن الصامت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی خواہ وہ امام ہو یا غیر امام۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:۔ بعض لوگ حضرت عبادہ بن الصامت کی حدیث کے متعلق یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اس کی سند میں محمد بن اسحٰق راوی ہے، جو ضعیف ہے۔

ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ چوتھی اور پانچویں حدیث کو امام بیہقیؒ نے محمد بن اسحاق کے واسطہ کے بغیر کتاب القراءۃ میں روایت کیا ہے۔

چھٹی حدیث

عن عبادۃ بن الصامت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ (متفق علیہ)	حضرت عبادہ بن الصامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کی کوئی نماز نہیں ہوگی جس نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتویں حدیث

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فلما قضی صلوتہ اقبل علیہم بوجہہ فقال اتقرءون فی صلوتکم والامام یقرأ فسکتوا فقالہا ثلاث مرات فقال قائل او قائلون انا لنفعل قال فلا تفعلوا ولیقرأ احدکم بفاتحۃ الکتاب فی نفسہ

(جزء القراءۃ بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر صحابہؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمانے لگے کہ تم اپنے امام کے ساتھ اپنی نماز میں پڑھتے ہو۔ صحابہؓ خاموش ہو گئے آپ نے تین دفعہ دریافت فرمایا۔ ایک شخص یا ایک سے زیادہ کہنے لگے کہ ہم پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، لیکن سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھا کرو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل

مسلکِ صحابہ کرامؓ

صحابہ کرامؓ نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ چنانچہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے استاد حضرت عطاءؒ تابعی فرماتے ہیں:۔

كَانُوْا يَرَوْنَ عَلَى الْمَامُوْمِ الْقِرَاءَةَ فِيْمَا يَجْهَرُ فِيْهِ الْإِمَامُ وَفِيْمَا يُسِرُّ (غیث الغمام ص ۱۵۶)	صحابہ کرام مقتدی پر قراءۃ (الحمد) کو ان تمام نمازوں میں ضروری سمجھتے تھے جن میں امام قراءت جہری پڑھتا ہو یا قراءت سری پڑھتا ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چوتھی دلیل

مسلکِ ائمہ اربعہ رح

۱۔ مسلکِ امام شافعی

★

امام شافعی رح اپنی مشہور تصنیف کتاب الام میں تحریر فرماتے ہیں :۔

وَاَنَّ حَدِیْثَ عُبَادَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَدُلَّانِ عَلٰی فَرْضِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ (ج ۱ صفحہ ۸۹)

اور بے شک حضرت عبادہ رض اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی حدیثیں سورۃ فاتحہ کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

اس کتاب کے دوسرے مقام میں فرماتے ہیں :۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَقْرَأَ الْقَارِئُ فِی الصَّلٰوۃِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَدَلَّ عَلٰی اَنَّہَا فَرْضٌ عَلَی الْمُصَلِّیْ اِذَا کَانَ یُحْسِنُ یَقْرَءُھَا۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام پر مقرر کر دیا ہے کہ وہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھے اور نمازی پر سورۃ فاتحہ کی فرضیت بتلا دی ہے جب وہ سورۃ کو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

(کتاب الام)

۲۔ مسلک امام ابو حنیفہ رح

مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی اپنی کتاب غیث الغمام[۱۵۶] میں لکھتے ہیں:

لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٍ قَوْلَانِ اَحَدُھُمَا عَدَمُ وُجُوْبِھَا عَلَی الْمَامُوْمِ بَلْ وَلَا تُسَنُّ وَھٰذَا قَوْلُھُمَا الْقَدِیْمُ وَاَدْخَلَہٗ	(سورۃ فاتحہ کے بارہ میں) امام ابوحنیفہ اور انکے شاگرد امام محمد کے دو قول ہیں، ایک تو یہ کہ مقتدی پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٌ فِي تَصَانِيفِهِ الْقَدِيمَةِ وَ
انْتَشَرَتِ النُّسَخُ إِلَى الاطْرَافِ وَ
ثَانِيهِمَا اسْتِحْسَانُهُمَا عَلَى سَبِيلِ
الاِحْتِيَاطِ وَعَدَمُ كَرَاهَتِهَا
عِنْدَ الْمَخَافَةِ لِلْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ
لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقَالَ
عَطَاءٌ كَانُوا يَرَوْنَ عَلَى الْمَأْمُومِ
الْقِرَاءَةَ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ
الْإِمَامُ وَفِيمَا يُسِرُّ فَرَجَعَا
مِنْ قَوْلِهِمَا الْأَوَّلِ إِلَى
الثَّانِي احْتِيَاطًا
(غیث الغمام صـ ۱۵۶)

بزرگوں کا یہی قول تھا جس کو امام محمد
نے اپنی قدیم تصانیف میں درج کیا
اور وہی مشہور ہو گیا- اور دوسرا قول
ان ہر دو بزرگوں کا یہ ہے کہ مقتدی کو
احتیاطاً سورۃ فاتحہ کا پڑھنا مستحسن
ہے اور آہستہ نماز میں بھی اس کا
پڑھنا مکروہ نہیں اسلئے کہ یہ صحیح مرفوع
حدیث میں ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ
فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو اور حضرت
عطاء تابعی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام
جہری اور سری نمازوں میں مقتدیوں پر
سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ضروری جانتے تھے
پس امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ نے اپنے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سابقہ قول سے دوسرے قول کی طرف رجوع

کرلیا۔

غیث الغمام مصنفہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی کی عبارت مذکورہ سے ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کو جب تک حدیث صحیح کا علم نہیں تھا، فاتحہ خلف الامام کے قائل نہیں تھے۔ اور جب حدیث مرفوع صحیح، اور اپنے استاد حضرت عطاء تابعی کا قول معلوم ہو گیا تو انہوں نے اپنے سابقہ فتوائے سے رجوع کرلیا اور فاتحہ خلف الامام کے قائل ہو گئے۔ فتدبر

مسلکِ امام احمدؒ

امام ابوعیسٰیؒ نے اپنی مشہور کتاب سنن ترمذی میں لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب باندھا ہے۔ اسی باب کے تحت لکھتے ہیں:۔

قَالُوا لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِقِرَاءَۃِ فَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وبہ یقول ابن المبارکِ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَ اِسْحٰقُ۔ (ترمذی باب ما جاء انہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب)	صحابہ کرام فرماتے تھے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی اور عبداللہ بن مبارک، شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلکِ امام مالکؒ

مسوی شرح موطا صفحہ ۱۰۱ میں ہے :۔

قَالَ یَحْیٰی وَسَمِعْتُ مَالِکًا یَقُوْلُ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنْ یَقْرَأَ الرَّجُلُ وَرَاءَ الْاِمَامِ فِیْمَا لَا یَجْهَرُ فِیْهِ الْاِمَامُ وَیَتْرُكُ الْقِرَاءَةَ فِیْمَا یَجْهَرُ فِیْهِ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ	یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ سے سُنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ہمارے نزدیک امر یہی ہے کہ سری نمازوں میں مقتدی پڑھے اور جہری نمازوں میں مقتدی نہ پڑھے ۔

شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی اس کا ترجمہ یُوں کرتے ہیں کہ :۔

"مالک گفت در نمازیکہ جہر کند امام نخواند و در نمازیکہ آہستہ خواند مستحب است"

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ جس نماز میں امام جہر سے قراءت پڑھتا ہو، مقتدی نہ پڑھے اور جس نماز میں امام قراءت آہستہ پڑھتا ہو۔ مقتدی پڑھے

تنبیہ :۔ مسوی موطا کی عبارت سے واضح ہے کہ امام مالکؒ کا جہری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا خیال نہیں لیکن سری نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور حنفیہ کی طرح ہرگز ان کا یہ مسلک نہیں کہ امام کے پیچھے مقتدیوں کو سورۃ فاتحہ کبھی نہیں پڑھنی چاہیئے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچویں دلیل

مسلکِ بزرگانِ دین

پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مسلک

آپ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۰ میں ارکان نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "و قراءۃ الفاتحۃ" کہ سورۃ فاتحہ کا پڑھنا بھی نماز کا ایک رکن ہے۔ غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۲۳ میں ہے۔

فَاِنَّ قِرَاءَتَهَا فَرِيضَةٌ وَهِيَ رُكْنٌ تُبْطِلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا	سورۃ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے اور وہ نماز کا ایک ایسا رکن ہے جس کے ترک سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسلک شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲ میں ہے۔

فَاِنْ جَهَرَ الْاِمَامُ لَمْ يَقْرَأْ اِلَّا	اگر امام بلند آواز سے پڑھ دیا ہو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ اِسْكَاتَتِهٖ وَاِنْ خَافَتَ فَلَهُ الْخِيَرَةُ	مقتدی (امام کے) سکتہ کے وقت پڑھے اور اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے

علماءِ حنفیہ کا محققانہ فیصلہ

اورنگ زیب عالمگیر کے استاد ملا جیون صاحب تفسیر احمدی میں فرماتے ہیں :-

اِنْ رَاَيْتَ الطَّائِفَةَ الصُّوْفِيَّةَ وَالْمَشَائِخِيْنَ الْحَنَفِيَّةَ تَرَاهُمْ يَسْتَحْسِنُوْنَ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ لِلْمُؤْتَمِّ كَمَا اسْتَحْسَنَهٗ مُحَمَّدٌ اِحْتِيَاطًا فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ	اگر تو حنفیہ کے مشائخ اور صوفیہ کی جماعت پر نظر کرے تو تو ان کو دیکھے گا کہ وہ مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ کو مستحسن سمجھتے ہیں جس طرح محمد نے احتیاطاً اسے مستحسن کہا ہے ۔

مولانا عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی

عمدۃ الرعایہ میں فرماتے ہیں :-

وَرُوِيَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ اسْتَحْسَنَ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ لِلْمُؤْتَمِّ فِي السِّرِّيَّةِ	امام محمد سے مروی ہے کہ آپ نے سری نمازوں میں مقتدی کے لئے قراءت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ورُوِیَ مثلُہٗ عن ابی حنیفہ

صُرِّحَ بہٖ فی الھدایۃ والمجتبیٰ

شرح مختصر القدوری وَ

غیرِھما و ھذا ھو مُختارُ

کثیرٌ من مشائخنا وَ علیٰ

ھذا فلا یستنکر استحسانھا

فی الجھریۃ ایضا اثناء سکتات

الامام بشرط ان لایخل بالاستماع

صفحہ ۱۲۴

فاتحہ کو مستحسن جانا ہے ۔ اسی طرح امام ابو حنیفہ سے بھی مروی ہے ۔ اسکی تصریح ہدایہ اور مجتبیٰ شرح قدوری وغیرہما میں کی گئی ہے اور ہمارے بہت سے مشائخ (حنفیہ) کا مختار مذہب یہی ہے، اور اس بنا پر اسکے استحسان سے سکتات امام کے وقت جہری نمازوں میں بھی انکار نہیں ہو سکتا بشرطیکہ استماع میں مخل نہ ہو۔

کلام اللہ، احادیثِ صحیحہ، فعلِ نبویؐ، مسلک صحابہ و ائمہ اربعہ و بزرگانِ دین رحمھم اللہ اجمعین ۔ کی روشنی میں دلائل مشتے نمونہ از خروارے عرض کئے گئے ہیں، امید ہے اتنے دلائل ہی حق بین حضرات کی "مسئلہ فاتحہ خلف الامام" کی راہنمائی کے لئے کافی ہونگے۔

اب رسالہ ائمۃ الخصام کے دلائل بعنوان "حنفیہ کے دلائل" کا ذکر ہوگا اور ان پر کتاب و سنّت کی روشنی میں تنقید بھی ہوگی انشاء اللہ!

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قراءتِ فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز کے متعلق

حنفیہؒ کے دلائل

اور اِن پر ایک تنقیدی نظر :-

حنفیہ کی پہلی دلیل

(قرآن کی روشنی میں)

حنفیہ فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر قرآن مجید سے جو آیت پیش کیا کرتے ہیں وہ سورۃ اعراف کی یہ آیت ہے :-

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور جب قرآن پڑھا جائے پس اسکو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔

تنقید :- اس آیت کے ماسبق سلسلۂ کلام کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آیت مذکورہ نماز کے بارہ میں نازل نہیں ہوئی۔ امام رازی بھی فرماتے ہیں کہ احسن یہی ہے کہ یہ آیت کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہے، ماسبق سلسلۂ کلام ملاحظہ ہو، اللہ تعالٰے فرماتے ہیں :-

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ

اور جب تو (اے پیغمبر!) ان کے پاس کوئی معجزہ نہیں لاتا تو (کافر) کہتے ہیں تو خود ہی کیوں نہیں لاتا۔ کہہ دے کہ میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنۡ رَّبِّكُمۡ وَهُدًى وَّرَحۡمَةٌ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝

(اعراف پارہ ۹)

وحیِ الٰہی کا تابع ہوں۔ یہ (قرآن) تمہارے رب کی طرف سے بصیرت ہے، اور مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے اور جب قرآن پڑھا جائے، پس اسکو سُنو اور خاموش رہو، تاکہ (مسلمانوں کی طرح) تم پر بھی رحم ہو۔

۱۔ ماسبق سلسلہ عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ آیت کافروں کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جب انہوں نے صدقِ نبوّت پر معجزہ طلب کیا۔ اسکے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عندالطلب معجزہ ظاہر کرنا میرے اختیار میں نہیں ہے میں ہر معاملہ میں وحیِ الٰہی کا پابند ہوں۔ البتہ میری صداقت پر یہ قرآن معجزانہ صورت میں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے جو مومنوں کے لئے سراسر رحمت اور سرچشمۂ ہدایت ہے۔ اگر شور و غل مچانے کی بجائے، تم بھی خاموش رہ کر اسے غور سے سنو تو عجب نہیں کہ مومنوں کی طرح اللہ تعالیٰ تم پر بھی رحم کرے۔

اگر اس آیت کو نماز کے بارہ میں تسلیم کیا جائے تو اس آیت اور ماقبل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ کلام میں مناسبت نہیں رہتی ۔ ہر دو آیت میں نظم ٹوٹ جاتا ہے ۔ جو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کے منافی ہے ۔

۲۔ اس آیت کا بحقِ کفار نازل ہونا قرآن مجید کے ایک اور مقام سے بھی ثابت ہوتا ہے ۔ سورہ حٰم سجدہ میں ہے کہ کفار اپنے بھائیوں کو کہتے :۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝	کافر کہتے ، اس قرآن کو نہ سنو اور شور کرو ۔ تاکہ تم غالب آ سکو ۔

تفسیر ابن کثیر مصری جلد ۴ صہ ۹۸ میں ہے ۔ اللہ تعالٰی نے کفار کے جواب میں فرمایا :۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ	جب قرآن پڑھا جائے ۔ اسے سنو اور خاموش رہو ، تاکہ تم پر رحم ہو ۔

کفار کی اس تدبیر اور اللہ تعالٰی کے جواب میں لفظی اور معنوی مناسبتِ تامہ سے ظاہر ہے کہ آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ کا شانِ نزول کافروں کے بارہ میں ہے ۔ اس صورت میں فاتحہ خلف الامام کے عدمِ جواز کا اس آیت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

استدلال باطل ہے۔

اگر اس آیت کا نزول نماز کے بارہ میں ہی تسلیم کر لیا جائے تو اس سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جہری نماز میں مقتدی قراءت جہری نہ پڑھیں اور امام کی قراءت کو سنیں تاکہ امام کی قراءت میں منازعت پیدا نہ ہو لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مقتدی امام کے پیچھے آہستہ اور سکتات میں بھی نہ پڑھے مقتدی کے آہستہ خاص کر امام کے سکتوں کے درمیان پڑھنے سے قراءت میں منازعت پیدا نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ میں خاموش رہنے کا حکم دے کر مابعد کی آیت میں آہستہ پڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ کہ آہستہ اپنے پروردگار کا ذکر کر۔

اس کے علاوہ فقہ حنفیہ میں بھی جہری قراءت کے وقت آہستہ پڑھنے کا ثبوت موجود ہے۔

ہدایہ میں ہے کہ صبح کی جماعت ہو رہی ہو تو مقتدی مسجد کے دروازہ پر صبح کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔ خطبہ کی حالت میں خطیب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جب آیت یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ پڑھے۔ تو سامع زبان سے آہستہ درود پڑھے۔ انصات اور استماع کا مفہوم علامہ عینی حنفی شارح بخاری البنایہ میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ خطبہ میں سامع کے ذمہ دو حکم ہیں ایک واذا قرئ القران کے مطابق خاموش رہنے کا اور دوسرا آیت صلوا علیہ کے مطابق آنحضرت پر درود پڑھنے کا۔ اگر درود پڑھا جائے تو واذا قرئ القرآن کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اگر آیت واذا قرئ القرآن کے مطابق خاموشی اختیار کی جائے تو آیت صلوا علیہ کے مطابق درود نہیں پڑھا جا سکتا۔ اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے علامہ عینی حنفی فرماتے ہیں:۔

قلت اذا صلی[1] فی نفسہ وانصت وسکت یکون آتیا بموجب الامرین (البنایہ)	میں کہوں گا کہ جب سامع نے خاموش رہ کر آہستہ درود پڑھا ہے تو اس نے ہر دو حکموں کی تعمیل کی ہے۔

[1] ہدایہ میں لفظ فیصلی السامع فی نفسہ ہے۔ کنایہ میں ہے فیصلی بلسانہ خفیا۔ کہ سامع آہستہ زبان سے پڑھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

علامہ عینی کے اس فیصلہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ سامع یا مقتدی آہستہ درود یا قراءت پڑھ لیں تو انصات اور استماع کے منافی نہیں ہے۔

اسی طرح فقہ میں ہے کہ اگر مقتدی بعد میں جماعت میں شامل ہو تو تکبیر کہے اور ثناء پڑھ لے۔

مندرجہ بالا حوالجات سے معاملہ صاف ہو گیا کہ جہری قراءت کے وقت مقتدی اور سامع اگر آہستہ پڑھ لیں تو فقہ حنفیہ کی رُو سے واذا قرئ القرآن کی مخالفت لازم نہیں آتی۔

عبرت ناک منظر

یہ کس قدر عبرت ناک منظر ہے کہ فقہ حنفیہ میں قراءتِ قرآن کے وقت درود آہستہ پڑھنے سے آیت واذا قرئ القرآن کی مخالفت نہ ہو۔

صبح کی جماعت ہو رہی ہو۔ مقتدی مسجد کے دروازہ پر سنتیں پڑھے اور اس سے آیت واذا قرئ القرآن کی مخالفت نہ ہو۔

مقتدی کے ثناء پڑھنے اور تکبیر تحریمہ کہنے سے آیت واذا قرئ القرآن کی مخالفت نہ ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنایا جائے کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھا کرو، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو فوراً کہا جائے کہ مقتدیوں کے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے واذا قرئ القرآن کی مخالفت لازم آتی ہے :-

ام تامرھم احلامھم	ان کی عقلیں ہی ایسی ہیں یا
بھذا ام ھم قوم طاغون	قوم ہی سرکش ہے ؟

حنفیہ کے یہ دونوں مسئلے یعنی جماعت ہوتے ہوئے سنتوں کا پڑھنا، اور امام کی قرأت کے وقت مقتدی کا ثناء پڑھنا، احادیث صحیحہ کے سراسر خلاف ہیں۔

رائے اور قیاس پر عمل اور مسلکِ حدیث سے انحراف یہ تعصب اور ضد کی انتہائی دلیل ہے۔ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو اس خطرناک بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین!

اصولِ فقہ کی مخالفت ؟

اصولِ فقہ میں مقرر ہو چکا ہے کہ واذا قرئ القرآن اور آیت فاقرءوا ما تیسر من القرآن میں تعارض ہے۔ اس لیئے ہر دو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آیتیں استدلال کے قابل نہیں (نور الانوار) علمائے حنفیہ نے آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ سے فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر استدلال کر کے اصولِ فقہ کی مخالفت کی ہے۔ اگر احادیثِ صحیحہ، مسلکِ صحابہ کرام و ائمہ اربعہ کی مخالفت کا خیال نہیں، تو کم از کم اصولِ فقہ کا ہی احترام کیا ہوتا۔

www.KitaboSunnat.com

دُوسری دلیل

قراءت فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر حنفیہ نے قرآن مجید سے جو دُوسری دلیل دی ہے' وہ پارہ ۲۹ سورۃ قیامت کی مندرجہ ذیل آیت ہے:۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ	جب ہمارا فرشتہ اسکو پڑھے تو تو (اے پیغمبرؐ) اس کے پڑھنے کی اتباع کر۔

تنقید:۔ اس آیت فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر استدلال

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرنا بھی قرآنی منشا کے خلاف ہے۔ یہ آیت نماز کے بارہ میں نازل نہیں ہوئی اس کے شانِ نزول کے متعلق تفسیر ابنِ کثیر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریلؑ کے ساتھ وحی الٰہی کو پڑھتے اور اپنے ہونٹوں کو جلدی جلدی حرکت دیتے کہ وحیِ الٰہی میں کہیں نسیان نہ ہو جائے آپ کی اس عُجلت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے اِن آیات کو نازل فرمایا:۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝	(اے پیغمبر) وحی الٰہی کو جلدی پڑھنے کے لئے اپنی زبان کو حرکت نہ دے (تیرے سینہ میں) اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہمارا فرشتہ اس کو (تیرے سامنے) پڑھے، تو تُو اسکے پڑھنے کی اتباع کر۔

تفسیر ابنِ کثیر میں فاتبع قرانہ آیت کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ:۔

فاستمع لہٗ ثم اقرأہ	اس کو سن پھر اس طرح

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کما اقراک | پڑھ جس طرح فرشتہ نے تجھ کو پڑھایا

قارئین نے آیت مذکورہ کے ترجمہ سے معلوم کر لیا ہو گا کہ یہ تعلیمی صورت ہے تعلیم حاصل کرنے میں ادب مذکورہ کی پاسداری کا حکم ہے لیکن نماز میں اس ادب کا سوال اس وقت پیدا ہو سکتا ہے جب امام قرآن مجید تعلیم کے لحاظ سے پڑھتا ہو۔

اگر اس آیت کو نماز کے متعلق بھی تصور کر لیا جائے تو اس سے مقتدیوں کو امام کی قراءت کے ساتھ سکتات میں پڑھنے کی اجازت ملتی ہے۔ آہستہ اور سکتات کے درمیان پڑھنے سے اس حکم کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔

یہ دو آیتیں ہیں جن سے [illegible] فاتحہ خلف الامام پر استدلال کیا گیا ہے ناظرین کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ استدلال قرآنی منشا کے کس قدر خلاف ہے؟ اور اس استدلال کی مخالفت احادیث صحیحہ کرتی ہیں اور نہ مسلک صحابہ اور ائمہ عظام [illegible] کا واسطہ [illegible]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اب ان مشہور احادیث و آثار کے متعلق بھی ملاحظہ فرمائیے جن سے فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر استدلال کرکے عوام الناس کو مغالطہ دیا گیا ہے۔

احادیث و آثار کی روشنی میں

حنفیہ کی پہلی دلیل

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من صلوۃ جھر فیھا فقال ھل قرء منکم معی احد فقال رجل نعم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول مالی انازع القرآن فانتھی الناس عن القراءۃ مع رسول اللہ

نماز جہری میں بعد فراغت حضورؐ نے تعجب سے فرمایا کہ کسی نے میرے ساتھ قراءۃ کی ہے تو بتاؤ، صرف ایک شخص نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا:۔ میں کہتا ہوں یہ منازعہ قرآن میں کیوں کی گئی؟ پس جہری نماز میں لوگ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

صلی اللہ علیہ وسلم بالقراءۃ من الصلوات حین سمعوا ذالک منہ	بند ہو گئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھنے سے۔ (اِمامۃ الکلام)

تنقید :- فانتھی الناس سے آخر تک زہری کا اپنا کلام ہے۔ حدیث نہیں چنانچہ امام نووی فرماتے ہیں کہ اس ٹکڑے کے مدرج ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ دوسرے زہری کے اس کلام کا مطلب عن جھر القراءۃ ہے کہ مقتدی جہری قراءت پڑھنے سے رُک گئے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری قراءت سے ہی روکا ہے۔ منازعت جہری قراءت میں ہو سکتی ہے، سری میں نہیں ہوتی۔ دراصل یہ روایت حضرت عبادہ کی حدیث کا اختصار ہے جو اس رسالہ کے ص۱۳ پر گزر چکی ہے، وہاں ملاحظہ ہو۔

امام ترمذی کا فیصلہ

اس حدیث کو امام ترمذی، اپنی کتاب جامع ترمذی میں روایت کر کے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث فاتحہ خلف الامام کے قائلین کے خلاف نہیں ہے، اس لئے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ ہیں۔ ان سے وہ روایت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بھی مروی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سورۃ فاتحہ کو نہیں پڑھتا، اسکی نماز ناقص اور نامکمل ہے۔ راوی حضرت ابوہریرہؓ سے کہنے لگا کہ اگر ہم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو پھر؟ آپ نے جواب میں فرمایا کہ پھر سورۃ فاتحہ کو آہستہ پڑھ۔

ابو عثمان الہندی نے کہا کہ مجھے حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

اصول میں یہ مقرر ہو چکا ہے :-

ان راوی الحدیث ادریٰ بمراد الحدیث من غیرہ	حدیث کا راوی، حدیث کی مراد کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہے

اس لئے اس حدیث کا مفہوم وہی ہے جو حضرت ابوہریرہ کے فتوے اور دوسری حدیثوں سے ظاہر ہے۔

لہٰذا اس حدیث سے فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر استدلال کرنا، احادیث صحیحہ اور حضرت ابوہریرہؓ راوی حدیث کی منشا اور فتوے کے سراسر خلاف ہے +

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوسری دلیل

عن ابن مسعود قال کانوا یقرءون خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلطتم علی القرآن

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضورؐ کے پیچھے لوگ پڑھا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم نے میری قراءۃ کو خلط کر دیا۔
(دانامۃ الخصام)

تنقید:۔ خلطتم علی القرآن (کہ تم نے مجھ پر قرآن کو خلط کر دیا) سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جہری قراءت پڑھتے تھے جہری قراءت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو روک دیا ہے۔ اس کے ساتھ تو ہمیں بھی اتفاق ہے سوال تو صرف سورۃ فاتحہ کو امام کے پیچھے آہستہ پڑھنے کا ہے۔ وہ اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ دوسری صحیح مرفوع حدیثوں سے ظاہر ہے کہ فاتحہ خلف الامام آہستہ پڑھنی چاہیئے۔ اسکے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

حنفیہ نے ایک اور غیر معروف روایت پیش کی ہے جو حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے تین دفعہ نہایت تاکید کے ساتھ منع فرمایا کہ جب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام پڑھ رہا ہو، تم نہ پڑھا کرو۔

اول تو یہ روایت سنداً قابلِ اعتبار نہیں۔ دوسرے اس حدیث میں مطلق قراءت سے منع فرمایا ہے حضرت عبادہ کی روایت میں سورۃ فاتحہ کی تخصیص ہے حضرت انسؓ کی اس روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ سورۃ فاتحہ کے علاوہ دوسری قراءت نہیں پڑھنی چاہیئے۔

فاتحہ خلف الامام کے متعلق حضرت انسؓ کا فتویٰ ہے جو صفحہ ۱۳ پر درج ہے، اور حدیث مرفوع درباره فاتحہ خلف الامام جو صفحہ ۱۷ پر مرقوم ہے۔ ہر دو سے ظاہر ہے کہ حضرت انسؓ کی اس روایت کا اطلاق سورۃ فاتحہ پر نہیں ہو سکتا۔ فافہم

تیسری دلیل

عن ابی موسیٰ واذا قرأ فانصتوا	جب امام پڑھے، پس تم خاموش رہو۔

تنقید:۔ واذا قرأ فانصتوا جملہ اکثر حفاظ کے نزدیک غیر محفوظ ہے چنانچہ بیہقی میں ہے۔ اس جملہ کے عدم صحت پر محدثین ابوداؤد، ابوحاتم۔ ابن معین۔ حاکم، دارقطنی کا اتفاق ہے کہ اگر جملہ واذا قرأ فانصتوا کی صحت تسلیم کر لی جائے تو اس کا مفہوم عام ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو تمام قراءت فاتحہ اور غیر فاتحہ کو شامل ہے حضرت عبادہ کی حدیث خاص ہے۔ عام کا خاص پر مبنی ہونا واجب ہے اسلئے واذا قرأ فانصتوا سے سورۃ فاتحہ مستثنیٰ ہوگی۔ جیسے حضرت عبادہؓ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انسؓ کی احادیث سے ظاہر ہے۔ اس حدیث کی مزید تفصیل زیر آیت واذا قرئ القرآن ملاحظہ ہو

چوتھی دلیل

من کان له امام فقراءة الامام له قراءة	جو شخص امام کی اقتداء کرے امام کی قراءت حکماً مقتدی کو شامل ہے۔ (اتمام الخصام)

تنقید:۔ اس حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر تلخیص میں فرماتے ہیں:۔

حديث من كان له امام فقراءة الامام له قراءة مشهور من حديث جابر وله طرق عن جماعة من الصحابة وكلها معلولة	حدیث من کان لہ امام حضرت جابر کی حدیث سے مشہور ہے لیکن یہ حدیث اپنی تمام سندوں سے معلول ہے۔

جلد ا صفحہ ۲۳۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دار قطنی نے بھی اسے معلل کہا ہے

اگر اس حدیث کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سورۃ فاتحہ کے علاوہ باقی امام کی قراءت حکما مقتدیوں کی قراءت ہے چنانچہ دوسری صحیح حدیثوں کے پیش نظر امام ذہلی فرماتے ہیں۔

حمل البیھقی ھذہ الاحادیث علی ما عدا الفاتحۃ	امام بیہقی نے من کان لہ امام روایتوں کا اطلاق فاتحہ کے علاوہ دوسری قراءت پر محمول کیا ہے۔

فاتحہ کے علاوہ دوسری قراءت پر من کان لہٗ امام کے حمل کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوسعیدؓ ابوہریرہؓ انسؓ تمام کے تمام فاتحہ خلف الامام پڑھا کرتے تھے۔ (بیہقی)

مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی کا منصفانہ فیصلہ

آپ اپنی کتاب امام الکلام میں اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں :-

ان ھذا الحدیث لیس علی ترک الفاتحۃ بل یحتملھما	حدیث من کان لہ امام ترکِ قراءۃ فاتحہ پر نصاً دلالت نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ويحتمل قراءة ما عدا ها و
تلك الروايات يعني روايات
عبادہ وغیرہ في القراءة
خلف الامام قد دل على
وجوب القراءة الفاتحة
او استحسانها نصا فينبغي
تقديمها عليه قطعا

کرتی بلکہ (اس حدیث سے)
سورۃ فاتحہ اور دیگر قراءت
کے ترک کا احتمال ہے، لیکن
حضرت عبادہ وغیرہ کی حدیثیں
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے
پر نصاً بصورت وجوب یا استحسان
دلالت کرتی ہیں پس حضرت
عبادہ وغیرہ کی احادیث کا
اس حدیث سے مقدم کرنا
قطعی لازمی ہے۔

پانچویں دلیل

عن جابر عن النبي صلى الله
عليه وسلم انه قال من

جو رکعت نماز کی کہ جس میں
الحمد شریف نہیں پڑھا گیا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلی رکعۃ فلم یقرء فیھا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام	وہ شرعاً معتبر نہیں۔ ہاں امام کے پیچھے ہو تو الحمد شریف نہ پڑھا جائے۔ (اعلام الحنام)

تنقید:۔ یہ روایت مرفوعاً صحیح نہیں۔ یہ حضرت جابرؓ کا قول ہے۔ ملاحظہ ہو:۔ ترمذی۔ شرح تحفۃ الاحوذی ص۲۵۶

صحابی کی اجتہادی رائے اور کسی بزرگ کا اپنا خیال نصوصِ قطعہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

حنفیہ کے امام ابن ہمام کا اقوالِ صحابہؓ کے متعلق فیصلہ

آپ فرماتے ہیں:۔

بان قول الصحابی حجۃ مالم ینفہ شیء من السنۃ	صحابی کا قول حجت ہے جب تک سنّت کے منافی نہ ہو۔

جب احادیثِ صحیحہ مرفوعہ سے فاتحہ خلف الامام ثابت ہو۔ ان کے مقابلہ میں کسی صحابی یا تابعی کے قول صحیح یا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

غیر صحیح سے فاتحہ خلف الامام کے عدم جواز پر استدلال کرنا سنّت کو پسِ پُشت ڈالنے کے مترادف ہے جو مسلمان کے شایانِ شان نہیں اگر منع قراءت کے متعلق آثار صحیحہ بھی ہوں تو ان کو احادیثِ مرفوعہ صحیحہ کے خلاف محمول نہیں کرنا چاہیئے۔

حنفیہ کے مشہور امام ابن ہمام اور دُوسرے ائمہ فرماتے ہیں:۔

لا جرم ان تحمل علی قراءۃ السورۃ التی بعد الفاتحۃ او علی الجہر بالقراءۃ مع الامام لئلا تخالف الاحادیث المرفوعۃ الصحیحۃ۔	آثارِ صحابہ کو سورۃ فاتحہ کے علاوہ دوسری قراءۃ پر محمول کیا جائے، تاکہ آثار اور احادیثِ مرفوعہ میں کوئی مخالفت نہ ہو۔

درحقیقت فاتحہ خلف الامام کے متعلق صحابہ کے درمیان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کوئی اختلاف نہ تھا۔ تمام کے تمام امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ چنانچہ اسی رسالہ کے ص۱۸ پر حضرت عطاء تابعی کا ارشاد گذر چکا ہے۔ نیز امام بیہقی فرماتے ہیں :۔

"اس مسئلہ میں صحابی یا تابعی کا وہ قول، جو قراءۃ خلف الامام کے خلاف ہو، اس سے مراد جہری قراءت ہو سکتی ہے۔"

اسی طرح حضرت جابرؓ کا قول وراء الامام بھی تاویل کے قابل ہے۔ ورنہ احادیثِ مرفوعہ کی مخالفت لازم آتی ہے خود حضرت جابر ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قراءت پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم)

فتاویٰ صحابہؓ کرام

اس کے بعد صحابہ کرام کے فتاویٰ بھی لکھے جاتے ہیں۔ جو جویانِ حق کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ کا فتویٰ

حضرت ابوہریرہؓ سے کسی نے دریافت کیا :-

انا نکون وراء الامام فقال اقرأ بها فی نفسک (مسلم)	کہ ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر بھی سورۃ فاتحہ کو آہستہ پڑھو۔

حضرت انسؓ کا فتویٰ

قال کان یا مرنا بالقراءۃ خلف الامام قال وکنت اقوم الی جنب انس فیقرأ بفاتحۃ الکتاب (کتاب القرأۃ بیہقی)	حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ ہم کو قراءت خلف الامام کا حکم کرتے تھے۔ میں نے حضرت انسؓ کے پہلو میں کھڑے ہو کر سنا کہ آپ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سعیدؓ کا فتویٰ

عن ابی نضرۃ قال سألت	ابو نضرہ سے روایت ہے کہ
ابا سعید الخدری عن	میں نے حضرت ابو سعید خدری
القرأۃ خلف الامام فقال	سے قراءت خلف الامام
بفاتحۃ الکتاب	کے متعلق دریافت کیا، تو
(بیہقی)	آپ نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ
	ضرور پڑھیں۔

حضرت ابنِ عباسؓ کا فتویٰ

قال سمعت ابن عباس	عیزار سے روایت ہے کہ
یقول اقرأ خلف الامام بفاتحۃ	میں نے ابن عباسؓ سے سنا ہے کہ
الکتاب۔	وہ فرماتے تھے کہ سورۃ فاتحہ
(بیہقی)	امام کے پیچھے پڑھو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کا فتویٰ

عن عبید اللہ بن ابی	عبید اللہ سے روایت
رافع عن علی رضی اللہ	ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا
عنہ قال اقرأ فی صلوۃ	کہ ظہر اور عصر کی نماز
الظہر والعصر خلف	میں امام کے پیچھے سورۃ
الامام بفاتحۃ الکتاب	فاتحہ پڑھ اور اسکے
وسورۃ۔	ساتھ کوئی اور سورت
	بھی ملا لے۔

حاصلِ کلام

یہ ہے کہ

مقتدی کے لئے منعِ قراءت یا کفایتِ قراءت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی جو روایتیں ہیں وہ یا تو صحیح نہیں۔ اور اگر صحیح ہیں تو مرفوع نہیں۔

اس کے علاوہ جہاں مقتدی کو جہری قراءت کے متعلق خاموش رہنے کا حکم ہے، وہ سورۃ فاتحہ کے علاوہ دوسری قراءت کے متعلق ہے۔ مثلاً:۔

واذ قرأ فانصتوا

اور جہاں مقتدی کو کفایت قراءت کی تلقین ہے۔ اس سے سورۃ فاتحہ کے علاوہ دوسری قراءت مراد ہے۔ مثلاً:۔

من کان له امام فقراءة الامام له قراءة

جہاں مقتدی کو قراءت پڑھنے سے روکا گیا ہے وہاں جہری قراءت سے روکاوٹ ہے نہ کہ نفس قراءت سے مثلاً مالی انازع القرآن

اس ماحصل کو ذہن میں رکھنے کے بعد ایک حدیث بھی ایسی نہیں ملے گی جس سے یہ ظاہر ہو کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مسلک شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

"سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے والے قیامت کے دن اندھے اٹھیں گے"۔

مصنف رسالہ امامۃ المخصام نے اپنے رسالہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا مسلک درج کرتے ہوئے انتہائی بددیانتی سے کام لیا ہے کہ اُس نے شیخ الاسلام کے مسلک کا صرف ایک پہلو پیش کر کے عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ ہم ذیل میں فاتحہ خلف الامام کے متعلق شیخ الاسلام کے نظریہ اور مسلک کی وضاحت کرتے ہیں :۔

اگرچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ جہری نمازوں میں قراءتِ فاتحہ خلف الامام کے قائل نہیں۔ لیکن سری نمازوں میں :۔

آپ کا مسلک حنفیہ کے بالکل خلاف ہے۔ آپ مقتدیوں کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کی سخت تاکید فرماتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں چنانچہ آپ نے اپنے فتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ پر لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ نے جہاں اذا قرئ القرآن فرما کر قراءت سے روکا ہے۔ وہاں آیت واذکر ربک فرما کر پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اور یہ حکم امام، مقتدی اور منفرد اور صبح و شام کی تمام نمازوں یعنی فجر، ظہر، عصر کو شامل ہے۔ لیکن مقتدی کو یہ حکم شامل ہے جب وہ سامع نہ ہو اور جب وہ سامع ہو تو اسے استماع کا حکم ہے۔

چونکہ آیت واذکر ربک میں ذکر رب کا حکم ہے۔ اس لئے شیخ الاسلام قرآن کو افضل ذکر قرار دے کر اس پر دلیل قائم کر کے فرماتے ہیں :-

والقرآن افضل الذکر	قرآن افضل ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ
کما قال تعالیٰ وھذا	تعالیٰ نے خود فرمایا، یہ قرآن،

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر مبارک انزلناہ وقال تعالٰی وقد اٰتینٰک من لدنا ذکرا وقال من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمٰی۔

ذکر مبارک ہے جس کو ہم نے نازل کیا نیز فرمایا کہ ہم نے تجھ کو اے پیغمبر اپنے پاس سے (قرآن) ذکر دیا نیز فرمایا کہ جو لوگ ذکر (قراءت خلف الامام) سے اعراض کرتے ہیں، ان کے لئے تنگ زندگی ہے، اور انہیں ہم قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے

فیصلہ قیاس پر ایک اجمالی نظر

مصنف رسالہ اناملہ الحصام نے قیاس سے عدم جواز قراءت فاتحہ خلف الامام پر بھی استدلال کیا ہے۔ قیاس کے متعلق اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو قیاس سے رد کرنا شانِ عالم کے خلاف ہے۔ ابلیس کی اس ناشائستہ حرکت سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ اس نے بھی اللہ تعالٰی کے صریح حکم کو اپنے قیاس سے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انا خیر منہ خلقتنی — مَیں آدم سے بہتر ہوں، تو
من نار و خلقتہ — نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے۔
من طین — اور اسے مٹی سے (کبھی آگ بھی مٹی
کے سامنے جھکا کرتی ہے؟)

اس قیاس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ راندۂ درگاہ ہو کر ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے محروم ہو گیا۔ اعاذنا اللہ منہ

فاتحہ خلف الامام کے بارہ میں نصوص قطعیہ۔ دستورِ صحابہ کرام، اور مسلک ائمہ اربعہ موجود ہے، ان کے مقابلہ میں قیاس کر کے یہ کہنا کہ سورۃ فاتحہ امام کے پیچھے نہیں پڑھنی چاہیئے، اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

امام ضامن ہے

حنفیہ یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ حدیث میں امام کو ضامن کہا گیا ہے لہٰذا وہی پڑھے باقی سب خاموش رہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تحقیق :۔ حدیث میں امام کو واقعی ضامن کہا گیا ہے ۔ لیکن مصنف رسالہ اماتۃ الخصام کا اس جگہ ضمانت کا معنیٰ "تحمل" کرنا غلط ہے ۔ کیونکہ نماز میں قراءت کے علاوہ کسی اور جگہ اس معنیٰ کا اطلاق نہیں ہو سکتا ۔ قراءت کے علاوہ نماز کے تمام امور میں امام کی اقتدا کرنی پڑتی ہے ۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے :۔

الامام ضامنٌ فمن صنع فاصنعوا	"امام ضامن ہے ۔ جو امام کرے تم بھی کرو ۔

کنز جلد ۴ ۔ صفحہ ۱۳۰

درحقیقت اس جگہ ضمانت کے معنیٰ رعایت اور حفاظت کے ہیں یعنی امام نماز میں تندرستوں و بیماروں ۔ طاقتوروں و کمزوروں کا لحاظ کر کے قراءت وغیرہ میں (مقتدیوں کی) رعایت ، اور ارکانِ نماز کی ادائیگی میں سنتِ نبویؐ کی حفاظت کرے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لھذا اس جگہ

ضمانت کے یہ معنی کہ مقتدی بالکل خاموش رہیں غلط ہے

چنانچہ فقہ حنفیہ میں بھی لکھا ہے کہ مقتدی جب بعد میں امام کے ساتھ شامل ہو تو تکبیر کہے، ثناء پڑھ لے۔ اگر امام کی ضمانت اس طرح کی ہے کہ مقتدی بالکل خاموش رہیں۔ تو تکبیر اور ثنا کے معاملہ میں فقہ حنفیہ نے امام کی ضمانت کو کیوں تسلیم نہیں کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ فقہ کی رو سے یہ قیاس بھی بے بنیاد اور باطل ہے

ہمارا حقیقی خُدا عاجز اور کمزور نہیں ہے

اللہ تعالٰی کو دنیا کے بادشاہ پر قیاس کرنا بھی درست نہیں ہے اس لئے کہ دنیاوی بادشاہ کے دربار میں وفد کا صرف نمائندہ اس لئے کلام کرتا ہے کہ بادشاہ تمام وفد کے افراد کی علیحدہ علیحدہ گفتگو ایک وقت میں سُن نہیں سکتا۔ اس کے برعکس ہمارا حقیقی خدا ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لمحہ میں تمام کائنات کی جہری اور سری آرزوئیں، دعاؤں کو سنتا ہے۔ اس لیے خداوند حقیقی کو دنیا کے ایک عاجز اور کمزور بادشاہ پر قیاس کر کے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے سے روکنا لغو اور باطل ہے۔

رکوع کی رکعت

رکوع کی رکعت اسی لئے نہیں ہوتی کہ جو شخص رکوع میں شامل ہوتا ہے اس سے ایک تو قیام فوت ہو جاتا ہے، دوسرے وہ سورۃ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ اور یہ دونوں نماز کے اہم ترین رکن ہیں۔ جن کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ رکوع کی رکعت کا ہونا، اتفاقی اور اجماعی مسئلہ ہے۔ بالکل غلط ہے۔ اس پر امت کا کوئی اجماع نہیں۔ امام بخاری۔ حافظ ابن حجر اور امام بیہقی وغیرھم محدثین رکوع کی رکعت کے قائل نہیں حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:۔

من ادرك الامام في الركوع فليركع معه وليعد الركعة

جو شخص رکوع میں امام کو پالئے۔ وہ امام کے ساتھ رکوع کرے (بعد میں) دوبارہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس رکعت کو پڑھے (جزء القراءۃ بخاری)

یہ ارشاد محض اس لئے ہے کہ رکوع میں ملنے سے ایک تو قیام کا ترک لازم آتا ہے، دوسرے قراءت کا۔ اور یہ دونوں نماز کے اہم رکن ہیں۔

مرض موت

مرض موت کی نماز حضور علیہ السلام کی بیماری کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ پڑھا رہے تھے۔ اس میں صرف اتنا ذکر ہے کہ بیماری سے افاقہ ہونے پر مسجد میں جب آپ تشریف لائے تو آپ امام بنے حضرت ابوبکرؓ نے جہاں قراءت چھوڑی تھی۔ وہاں سے آپ نے پڑھنا شروع کر دی ـــــ اس حدیث میں نہ سورۃ فاتحہ کے ترک کا ذکر ہے اور نہ ہی پڑھنے کا۔ ممکن ہے آپؐ نے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھلی ہو اور پھر قراءت شروع کی ہو۔ کیونکہ آپؐ کا خود ارشاد موجود ہے کہ

"ـــــ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی"

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی، تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپؐ نے امام ہونے کے باوجود سورۃ فاتحہ کو ترک کر دیا۔ حالانکہ حنفیہ کے نزدیک امام کے ذمہ سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ حنفیہ کا جو اعتراض

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث پہ ہے وہی اُن پر بھی ہے ۔

اطلاع :۔ رسالہ اماتۃ الخصام کے مصنف کے تمام نقلی اور عقلی دلائل کا معقول جواب دے دیا گیا ہے، اور دوسرے دلائل کو اس لئے نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ وہ سراسر لغو اور بیہودہ ہیں ۔

اظہارِ حقیقت

رسالہ اماتۃ الخصام کے صفحہ ۱۶ پر مصنف رسالہ ہذا نے ایک اعلان درج کیا ہے ۔ وہ بھی ملاحظہ فرما لیجئے، لکھا ہے کہ :۔

اگر جرأت ہے تو حضرات غیر مقلدین تمام ہندوستان کے جمع ہو کر ورق گردانی کریں اور امام بخاری کی جامع کتاب صحیح بخاری سے صرف ایک ایسی حدیث نکال دیں جس میں صاف ظاہر ہو کہ مقتدی کو امام کے پیچھے الحمد پڑھنا ضروری ہے حالانکہ یہ خود امام بخاری کا مذہب بھی ہے، تو آپ کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مبلغ دس ہزار روپیہ انعام

دیا جائے گا؟

اس اعلان کے پیش نظر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر معلن علمِ حدیث اور علم اصول کے میدان کا شاہسوار ہوتا تو اس قسم کا اعلان کر کے ہر گز اپنی علمی کمزوری کا ثبوت پیش نہ کرتا۔ ہمارا مقصد اصلاح اور خیر خواہی ہے۔ ہم انعام کے خواہشمند نہیں ہیں، اس لئے محض خیر خواہی، اور اظہار حقیقت کے لئے ہم بتاتے ہیں کہ :-

"بخاری کی وہ روایت جس کو ہم نے چھٹی حدیث کے زیرِ عنوان درج کیا ہے، امام مقتدی اور منفرد تمام کو شامل ہے اس روایت میں اگرچہ خلف الامام کا لفظ موجود نہیں، تاہم لفظ من جو عموم پر دلالت کرتا ہے، اپنے عموم سے، امام، مقتدی منفرد تمام کو شامل ہے۔ نیز ایسی روایت کو دوسرے محدثین نے مفصل ذکر کیا ہے۔ جس میں خلف الامام کا لفظ صاف موجود ہے۔ ان سب روایتوں کو جمع کرنے اور علم اصول پر نظر کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بخاری کی اس روایت کا مفہوم یہی ہے کہ سورۃ الحمد کے پڑھنے کا حکم امام، مقتدی اور منفرد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تمام کو ہے۔ کما لا یخفی علی من لہ ادنی مہارۃ بعلم الاصول والحدیث

مصنف رسالہ انامۃ الخصام مبلغ دس ہزار روپیہ انعام پیش کرنے کیلئے تو بڑی جلدی آمادہ ہو گئے پہلے کوئی ایسی صحیح مرفوع حدیث تو پیش کر دکھاتے جس سے صاف ظاہر ہوتا کہ امام کے پیچھے سورۃ الحمد نہیں پڑھنی چاہیئے۔ لیکن رسالہ میں ایک حدیث بھی پیش نہیں کی گئی۔

کھلا چیلنج

اگر انعام کا بہت شوق ہے تو آئیے ہم سے انعام حاصل کیجئے ہم کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ

دنیا کا کوئی حنفی مقلد مردِ میدان بنے اور ایک حدیث صحیح اور مرفوع پیش کرے جس کی عبارت سے ظاہر ہو کہ امام کے پیچھے سورۃ الحمد نہیں پڑھنی چاہیئے ہم اسے مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور انعام پیش کریں گے۔ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

★

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

از جناب

مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث سرگودھا

آپ فرماتے ہیں کہ

www.KitaboSunnat.com

"میں نے اس رسالہ کو بغور پڑھا ہے۔ باوجود مختصر ہونے کے مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر بہت جامع ہے۔ مصنف نے مانعین فاتحہ خلف الامام کے مشہور مایۂ ناز دلائل کو جمع کر کے ان کے سلسلہ وار دندان شکن جواب دئیے ہیں۔ کلام اللہ اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ فعلِ نبوی و مسلک صحابہ و تابعین رحمہم اللہ اجمعین یہی تھا کہ

بغیر سورۃ فاتحہ کے مقتدی امام منفرد کی نماز نہیں ہوتی

فتدبروا یا اولی الابصار

محمد اسمٰعیل خطیب جامع مسجد اہل حدیث سرگودھا

۲۰۔۵۔۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

11433

تقریظ

مناظر اسلام حضرت مولینا احمد دین صاحب

گکھڑوی خطیب جامع مسجد اہلحدیث، لائل پور

آپ فرماتے ہیں کہ

رسالہ خیر الکلام فی قراءت خلف الامام نہایت مدلل ہے۔ رسالہ کے شروع میں اہلحدیث کے دلائل متعلقہ فاتحہ خلف الامام جدید طرز میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے بعد احناف کے دلائل اور ان پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ و مسلک صحابہ کرام کی روشنی میں تنقید کی گئی ہے جو نہایت عمدہ ہے۔ اللہ تعالے مصنف کو جزائے خیر دے جنہوں نے بڑی محنت سے اس رسالہ کی ترتیب دی ہے۔

احمد دین خطیب جامع مسجد اہل حدیث

لائل پور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

شائع کردہ:-

انجمن اہلحدیث سرگودھا

قیمت ۸ر

ثنائی برقی پریس سرگودھا
میں
باہتمام ایم ذکاء اللہ ثنائی پرنٹر چھپا